ہدایت وضلالت

کوئی ایسی نشانی نازل کر دینا جو تمام کفار کو ایمان و طاعت کی روش اختیار کرنے پر مجبور کر دے اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ یہ کام اس کی قدرت سے باہر ہے' بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح کا جبری ایمان اس کو مطلوب نہیں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ عقل وخرد سے کام لے کر اُن آیات کی مدد سے حق کو پہچانیں جو کتاب الٰہی میں پیش کی گئی ہیں' جو تمام آفاق میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں' جو خود ان کی اپنی ہستی میں پائی جاتی ہیں۔ پھر جب ان کا دل گواہی دے کہ واقعی حق وہی ہے جو انبیا علیہم السلام نے پیش کیا ہے' اور اس کے خلاف جو عقیدے اور طریقے رائج ہیں وہ باطل ہیں' تو جان بوجھ کر باطل کو چھوڑیں اور حق کو اختیار کریں۔ یہی اختیاری ایمان اور ترک باطل اور اتباع حق وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ انسان سے چاہتا ہے۔ اسی لیے اس نے انسان کو ارادے اور اختیار کی آزادی دی ہے۔ اسی بنا پر اس نے انسان کو یہ قدرت عطا کی ہے کہ صحیح اور غلط' جس راہ پر بھی وہ جانا چاہے جا سکے۔ اسی وجہ سے اس نے انسان کے اندر خیر اور شر کے دونوں رجحانات رکھ دیے ہیں' فجور اور تقویٰ کی دونوں راہیں اس کے آگے کھول دی ہیں' شیطان کو بہکانے کی آزادی عطا کی ہے' نبوت اور وحی اور دعوتِ خیر کا سلسلہ راہِ راست دکھانے کے لیے قائم کیا ہے' اور انسان کو انتخابِ راہ کے لیے ساری مناسبِ حال صلاحیتیں دے کر اِس امتحان کے مقام پر کھڑا کر دیا ہے کہ وہ کفر وفسق کا راستہ اختیار کرتا ہے یا ایمان و طاعت کا۔ اس امتحان کا سارا مقصد ہی فوت ہو جائے اگر اللہ تعالیٰ کوئی ایسی تدبیر اختیار فرمائے جو انسان کو ایمان اور اطاعت پر مجبور کر دینے والی ہو۔

جبری ایمان ہی مطلوب ہوتا تو نشانیاں نازل کر کے مجبور کرنے کی کیا حاجت تھی' اللہ تعالیٰ انسان کو اسی فطرت اور ساخت پر پیدا فرما سکتا تھا جس میں کفر' نافرمانی اور بدی کا کوئی امکان ہی نہ ہوتا' بلکہ فرشتوں کی طرح انسان بھی پیدائشی فرماں بردار ہوتا۔ یہی حقیقت ہے جس کی طرف متعدد مواقع پر قرآن مجید میں اشارہ کیا گیا ہے' مثلاً فرمایا: وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِیْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ (یونس ۱۰:۹۹) ''اگر تمھارا رب چاہتا تو زمین کے رہنے والے سب کے سب لوگ ایمان لے آتے۔ اب کیا تم لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کرو گے؟'' اور وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ط وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ۔ (ھود ۱۱:۱۱۸-۱۱۹) ''اگر تیرا رب چاہتا تو تمام انسانوں کو ایک ہی امت بنا سکتا تھا۔ وہ تو مختلف راہوں پر ہی چلتے رہیں گے (اور بے راہ رویوں سے) صرف وہی بچیں گے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے۔ اسی لیے تو اس نے ان کو پیدا کیا تھا''۔

جن لوگوں کا حال یہ ہو کہ معقولیت کے ساتھ ان کو سمجھانے اور راہ راست دکھانے کی جو کوشش بھی کی جائے اس کا مقابلہ بے رخی و بے التفاتی سے کریں، ان کا علاج یہ نہیں ہے کہ ان کے دل میں زبردستی ایمان اتارنے کے لیے آسمان سے نشانیاں نازل کی جائیں، بلکہ ایسے لوگ اس بات کے مستحق ہیں کہ جب ایک طرف انھیں سمجھانے کا حق پورا پورا ادا کر دیا جائے اور دوسری طرف وہ بے رخی سے گزر کر قطعی اور کھلی تکذیب پر، اور اس سے بھی آگے بڑھ کر حقیقت کا مذاق اڑانے پر اتر آئیں، تو ان کا انجامِ بد انھیں دکھا دیا جائے۔ یہ انجامِ بد اس شکل میں بھی انھیں دکھایا جا سکتا ہے کہ دنیا میں وہ حق اُن کی آنکھوں کے سامنے ان کی ساری مزاحمتوں کے باوجود غالب آ جائے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ اس کی شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ان پر ایک عذابِ الیم نازل ہو جائے اور وہ تباہ و برباد کر کے رکھ دیے جائیں۔ اور وہ اس شکل میں بھی ان کے سامنے آ سکتا ہے کہ چند سال اپنی غلط فہمیوں میں مبتلا رہ کر وہ موت کی ناگزیر منزل سے گزریں اور آخرکار ان پر ثابت ہو جائے کہ سراسر باطل تھا جس کی راہ میں انھوں نے اپنا تمام سرمایۂ زندگانی کھپا دیا اور حق وہی تھا جسے انبیا علیہم السلام پیش کرتے تھے اور جسے یہ عمر بھر ٹھٹھوں میں اڑاتے رہے۔......

جستجوے حق کے لیے کسی کو نشانی کی ضرورت ہو تو کہیں دُور جانے کی ضرورت نہیں، آنکھیں کھول کر ذرا اس زمین ہی کی روئیدگی کو دیکھ لے، اسے معلوم ہو جائے گا کہ نظامِ کائنات کی جو حقیقت (توحیدِ الٰہ) انبیا علیہم السلام پیش کرتے ہیں وہ صحیح ہے، یا وہ نظریات صحیح ہیں جو مشرکین یا منکرین خدا بیان کرتے ہیں۔ زمین سے اُگنے والی بے شمار انواع و اقسام کی چیزیں جس کثرت سے اُگ رہی ہیں، جن مادّوں اور قوتوں کی بدولت اُگ رہی ہیں، جن قوانین کے تحت اُگ رہی ہیں، پھر ان کے خواص اور صفات میں اور بے شمار مخلوقات کی اَن گنت ضرورتوں میں جو صریح مناسبت پائی جاتی ہے، ان ساری چیزوں کو دیکھ کر صرف ایک احمق ہی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ کسی حکیم کی حکمت، کسی علیم کے علم، کسی قادر و توانا کی قدرت اور کسی خالق کے منصوبۂ تخلیق کے بغیر بس یونہی آپ سے آپ ہو رہا ہے۔ یا اس سارے منصوبے کو بنانے اور

چلانے والا کوئی ایک خدا نہیں ہے‘ بلکہ بہت سے خداؤں کی تدبیر نے زمین اور آفتاب و ماہتاب اور ہوا اور پانی کے درمیان یہ ہم آہنگی‘ اور ان وسائل سے پیدا ہونے والی نباتات اور بے حد و حساب مختلف النوع جان داروں کی حاجات کے درمیان یہ مناسبت پیدا کر رکھی ہے۔ ایک ذی عقل انسان تو‘ اگر وہ کسی ہٹ دھرمی اور پیشگی تعصب میں مبتلا نہیں ہے‘ اس منظر کو دیکھ کر بے اختیار پکار اُٹھے گا کہ یقیناً یہ خدا کے ہونے اور ایک ہی خدا کے ہونے کی کھلی کھلی علامات ہیں۔ ان نشانیوں کے ہوتے اور کس معجزے کی ضرورت ہے جسے دیکھے بغیر آدمی کو توحید کی صداقت کا یقین نہ آ سکتا ہو؟

اس کی قدرت تو ایسی زبردست ہے کہ کسی کو سزا دینا چاہے تو پل بھر میں مٹا کر رکھ دے۔ مگر اس کے باوجود یہ سراسر اس کا رحم ہے کہ سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ برسوں اور صدیوں ڈھیل دیتا ہے‘ سوچنے اور سمجھنے اور سنبھلنے کی مہلت دیے جاتا ہے‘ اور عمر بھر کی نافرنیوں کو ایک توبہ پر معاف کر دینے کے لیے تیار رہتا ہے (تفہیم القرآن‘ ج ۳‘ ص ۴۷۷-۴۸۰)۔

داخلہ جاری ہے

تعطیلات موسم گرما کے دوران 17 سالوں سے جاری

علماء اکیڈمی

منصورہ لاہور

کی منفرد تربیتی کلاس

کلاس	دورانیہ	آغاز	فیس	مقام
فہم دین تربیتی کلاس	3 ہفتے	24 جون 2002 بروز سوموار	500 روپے	علماء اکیڈمی۔ منصورہ ملتان روڈ لاہور
قرآن سمر کیمپ	ایک ہفتہ	15 جولائی 2002 بروز سوموار	300 روپے	المرکز الاسلامی سنگھوٹہ سوات

گروپ ڈسکشن
مباحثے مذاکرے
طلبہ اسمبلی طلبہ عدالت
بہترین تربیتی ماحول

سرسبز و شاداب وادیوں کے پرفضاء ماحول میں اسلامی تربیت اور فہم قرآن و سنت کے حصول کا بہترین موقع

نصاب: قرآن مجید آخری پارہ کا نصف آخر حفظ (تجوید اور تفسیر) حدیث (چالیس احادیث مع تشریح زبانی) مسنون دعائیں فقہ (نماز، روزہ کے علاوہ دیگر روزمرہ مسائل) اسلامی نظریہ حیات (اسلام کے معاشی، سیاسی، اخلاقی، تعلیمی نظام کے حوالے سے ملک کے معروف علماء، سکالرز دانشور حضرات کے خصوصی لیکچرز

★ کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک ★ زرطعام انتہائی مناسب ★ کسی ایک یا دونوں کلاسوں میں داخلہ لیا جا سکتا ہے

ناظم علماء اکیڈمی منصورہ ملتان روڈ لاہور
فون: 042-7832741
فیکس: 042-7831467

ای میل: tseerat @brain.net.pk
ویب سائیٹ: www.ulamaacademy.edu.pk